صابر ظفر

نعت

جسم حائل نہ رہے روح کی بیداری میں
کاش مر جاؤں ترے عشق کی سرشاری میں

مثلِ سبزہ مَیں تری راہ میں بچھنا چاہوں
تو نمایاں چمنِ دہر کی گلکاری میں

دُور تجھ سے کوئی ذی فہم نہیں رہ سکتا
تیرا کردار مسلّم ہے وفاداری میں

مَیں ہوں اور میری گنہ گار شکستہ پائی
اور تُو راہ نما زیست کی دشواری میں

درِ اقدس پہ ظفؔر کو کوئی سُدھ بُدھ نہ رہی
عمر کاٹی سفرِ شوق کی تیّاری میں